www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تحقیق و تنقید

غازی عزیر

تیمم کا طریقہ
قرآن و سنت کی روشنی میں

(تقریباً دو ہفتہ قبل ایک ہینڈ بل نظر سے گذرا تھا جس میں "تیمم کرنے کا طریقہ" درج تھا۔ یہ طریقہ چونکہ قرآن و سنت کے صریح اور واضح احکام کے خلاف تھا لہٰذا "الدین النصیحة" کی اتباع میں تقسیم کنندہ کو متنبہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔۔۔ لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ سیدھی سادی بات کو سمجھنے کے بجائے قرآن و سنت کے مقابلہ میں برصغیر کے چند معروف علماء کے اقوال کو بطور سند پیش کیا گیا، فانا للہ وانا الیہ راجعون...اس سلسلہ کی آخری کوشش اور اتمام حجت کے طور پر یہ مختصر مضمون قلمبند کر رہا ہوں۔ شاید کہ بعض بھائیوں کو عبرت اور قبول حق کی توفیق ہو جائے۔۔۔۔ مرتب)

تقسیم شدہ ہینڈ بل کی عبارت حسب ذیل ہے:

"(۱۰) تیمم کرنے کا طریقہ: اول نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ مٹی (کے بڑے ڈھیلے) پر مار کر دونوں ہاتھ اس طرح منہ پر پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے (اس طرح لے جانے پر سیدھے ہاتھ کے نیچے کی طرف پھر جائے گا) پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے۔ پھر انگلیوں کا خلال کرے۔ (انگوٹھی یا چھلّہ پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ دونوں ہاتھ جب مٹی پر ماریں گے تب اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگے تو جھاڑ دیں یا منہ سے پھونک دیں۔ ہاتھوں کو بالکل وضو کی طرح تمام منہ اور کہنیوں سمیت ہاتھوں پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے، اگر بال برابر بھی جگہ باقی رہ جائے گی تو تیمم صحیح نہ ہوگا۔"

تقریباً یہی بات جناب ایم۔ ایس چوہدری قادری صاحب (چیئرمین یورپین اسلامک مشن، ڈانکاسٹر۔ انگلینڈ) اپنی کتاب "نماز و ادعیہ" میں یوں لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور سارے منہ کو مل لیوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پہ کہنی سمیت مل لیوے۔ اگر ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ انگوٹھی، چھلّہ اتارلے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے۔ انگلیوں میں خلال بھی کرے۔ جب یہ دونوں چیزیں کرلیں تو تیمم ہوگیا۔" (۱)

تیمم کا طریقہ قرآن کریم میں :

قرآن کریم میں "تیمم" کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے:

۱- ﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴾ (۲)

ترجمہ : اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آئے، یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرلو، بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔ (۳)

(۲) ایک اور مقام پر وضو اور تیمم دونوں کے احکام بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ (۴)

ترجمہ : "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو" جب تم نماز کے لئے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ، اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کرکے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو اور پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے کام لو، پس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردے، شاید کہ تم شکر گزار بنو۔" (۵)

مذکورہ بالا دونوں آیات کا ترجمہ آپ نے جناب مودودی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمایا، اب چند

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور معروف علماء کے تراجم بھی ملاحظہ فرمائیں:

شاہ عبدالقادر صاحب یوں ترجمہ فرماتے ہیں:

"اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں، یا آیا ہے کوئی شخص تم میں جائے ضرورت سے، یا لگے ہو عورتوں سے، پھر نہ پایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا، پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھ کو" (٦)

اور.........

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا ایک شخص تم میں آیا ہے جائے ضرورت سے یا لگے ہو عورتوں سے، پھر نہ پاؤ پانی تو قصد کرو زمین پاک کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے۔" (٧)

جناب محمود الحسن نے بھی ان آیات کا ترجمہ تقریباً شاہ صاحب والا ہی کیا ہے۔ (٨-٩)

اسی طرح جناب عبدالماجد دریابادیؒ صاحب یوں فرماتے ہیں:

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجا سے آیا ہو یا تم نے اپنی بیویوں سے قربت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو" (١٠)

اور..........

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجا سے آئے یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو" (١١)

جناب اشرف علی تھانویؒ صاحب فرماتے ہیں:

"اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجا سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو۔ یعنی (اس زمین پر دو بار ہاتھ مار کر) اپنے چہروں اور ہاتھوں پر (ہاتھ) پھیر لیا کرو" (١٢)

اور.........

"پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین پر سے" (١٣)

نوٹ: واضح رہے کہ بریکٹ کے اندر کی عبارت قرآن کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے، مترجم موصوف نے اسے وضاحت کے لئے [illegible] ہے۔

جناب [illegible] صاحب [illegible] فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com

"اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں، یا آیا ہے تم میں سے (کوئی) جائے ضرورت سے یا پاس گئے ہوں عورتوں کے، پھر نہ ملا تم کو پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو" (۱۴)

اور..........

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں آیا ہے جائے ضرورت سے یا پاس گئے ہو عورتوں کے پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو مٹی پاک کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے" (۱۵)

جناب احمد حسن دہلوی (۱۳۳۸ھ) یوں ترجمہ فرماتے ہیں:

"اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا آیا ہے کوئی شخص تم میں سے جائے ضرورت سے یا لگے ہو عورتوں سے پھر نہ پایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پھر ملو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو" (۱۶)

اور............

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا ایک شخص تم میں آیا ہے جائے ضرورت سے یا لگے ہو عورتوں سے پھر نہ پاؤ پانی تو قصد کرو زمین پاک کا اور مل لو اپنے منہ اور ہاتھ اس سے" (۱۷)

اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے استاذ ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی المراکشی اور ڈاکٹر محمد محسن خان صاحب اپنی انگلش تفسیر میں یوں ترجمہ فرماتے ہیں: (۱۸)

if you are ill or on journey or one of you comes form answering the call of nature or you have been in contact with women (ie.Sexual intercourse) and you find no water then go to clean earth and rub there with your faces and hands (i.e. Strike your hand on the earth and then blow off the dust from them and then rub them on your face (i.e. Tayammum.)

(۱۹)

اور........

if you are ill, or on a journey, or one of you comes after answering the call of nature, or you have been in contact with women (Sexual rellation) and you find no water then take for your selves clean earth and rub there with your faces and hands.

حتیٰ کہ بریلوی مکتب فکر کے سرخیل جناب احمد رضا خان بریلوی بھی یوں ترجمہ فرماتے ہیں:

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو" (۲۰)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور

"اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو" (۲۱)

خلاصہ :- قارئین الکرام! آپ نے بچشم خود ملاحظہ فرمالیا کہ ان تمام حضرات میں سے کسی بھی شخص کو کلام اللہ میں "تیمم" کا وہ طریقہ نظر نہیں آیا جو کہ تقسیم شدہ ہینڈ بل میں مذکور ہے، بالخصوص دو بار زمین پر مارنا اور کہنیوں تک مسح کرنا۔

مذکورہ بالا حکم قرآن کے متعلق بعض مفسرین کی آراء:

لیکن باوجود اس کے، ہمارے بعض مفسرین مذکورہ بالا آیات قرآن کی شرح و تفسیر میں کتاب اللہ کے انتہائی واضح اور صریح حکم کے خلاف یوں تحریر فرماتے ہیں:

شاہ عبدالقادر" صاحب کا قول ہے:

"فائدہ: اب تیمم کا طریق یہ ہے کہ زمین پاک پر دونوں ہاتھ مارے پھر منہ کو مل لیا پھر دونوں ہاتھ مارے پھر ہاتھوں کو مل لیا کہنیوں تک" (۲۲)

شبیر احمد عثمانی" صاحب فرماتے ہیں:

"فائدہ: تیمم کی صورت یہ ہے کہ پاک زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر سارے منہ پر اچھی طرح مل لیوے پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مل لے" (۲۳)

اور عبدالماجد دریابادی" صاحب فرماتے ہیں:

"یعنی ایسی مٹی ہو جو خود غیر طاہر یا گندی نہ ہو، دو دو بار ہاتھ مار کر پہلی بار پورے چہرہ اور دوسری بار ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا کرو" (۲۴)

لیکن جناب مفتی محمد شفیع" صاحب نے کہنیوں تک مسح کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"خلاصہ تفسیر..... تم کو پانی (کے استعمال کا موقع) نہ ملے (خواہ تو اس وجہ سے کہ مرض میں اس سے ضرر ہوتا ہو خواہ اس لئے کہ وہاں پانی موجود نہیں، خواہ سفر ہو یا نہ ہو) تو (ان سب حالتوں میں) تم پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو (یعنی اس زمین پر دو بار ہاتھ مار کر) اپنے چہروں اور ہاتھوں پر (ہاتھ) پھیر لیا کرو۔ الخ" (۲۵)

اور

"خلاصہ تفسیر..... تو ان سب حالتوں میں تم پاک زمین سے تیمم کرلیا کرو

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اس زمین (کی جنس) پر سے (ہاتھ مار کر)" (۲۶)

اسی طرح بریلوی مکتب فکر کے عالم جناب محمد نعیم الدین مراد آبادی بھی فرماتے ہیں:

"تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیر لیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر" (۲۷)

جبکہ جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی" صاحب فرماتے ہیں:

"تیمم کے طریقے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مٹی پر ہاتھ مار کر منہ پر پھیر لیا جائے پھر دوسری دفعہ ہاتھ مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر پھیر لیا جائے۔ امام ابوحنیفہ"، امام شافعی"، امام مالک" اور اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے اور صحابہ و تابعین میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حسن بصری"، شعبی" اور سالم بن عبداللہ" وغیرھم اس کے قائل تھے۔ دوسرے گروہ کے نزدیک صرف ایک دفعہ ہی ہاتھ مارنا کافی ہے۔ وہی ہاتھ منہ پر بھی پھیر لیا جائے اور اسی کو کلائی تک ہاتھوں پر بھی پھیر لیا جائے۔ کہنیوں تک مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ عطاء اور مکحول اور اوزاعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا مذہب ہے اور عموماً حضرات اہل حدیث اسی کے قائل ہیں" (۲۸)

لیکن حق بات یہ ہے کہ اگر تیمم میں بھی کہنیوں تک مسح کرنا ضروری ہوتا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وضو کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بصراحت کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا حکم نازل فرمایا ہے، اس طرح تیمم کے حکم میں بھی بصراحت اس کا تذکرہ فرماتا۔ تیمم کے بیان میں اللہ تعالیٰ کے کہنیوں کے تذکرہ سے سکوت فرمانے کی وجہ اس کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ کہنیوں تک مسح کرنا اللہ عزوجل کو سرے سے مطلوب ہی نہ تھا۔ اس امر کی تائید، حقیقی شارح و مفسر قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح و صحیح اور ثابت شدہ احادیث سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔ پس جب کلام اللہ اور صحیح احادیث نبوی میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو کسی مولوی یا عالم کو از خود کلام اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں اضافہ کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟

افسوس تو جناب مودودی" صاحب کی منقولہ عبارت پر ہوتا ہے کہ جس میں آنجناب نے انتہائی صاف اور واضح حکم قرآن کو "فقہاء کے درمیان" اختلافی بتا کر اپنی جان چھڑانی چاہی ہے۔ یہ درست ہے کہ فقہاء کے درمیان تیمم کے طریقہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن قرآن میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پس بحیثیت مفسر قرآن آں موصوف پر لازم تھا کہ اللہ کے حکم کو فقہاء کے اختلافات پر ترجیح دیتے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور جس چیز کو انہوں نے حق سمجھا یا پایا تھا، صرف اسے ہی بیان کرنے پر اکتفاء کرتے۔ شاید اس طرح تفہیم القرآن کا حقیقی یا کم از کم لغوی تقاضا ہی پورا ہو جاتا۔ یہ اقتباس دیکھنے سے تو "تفہیم القرآن" تفسیر کی کتاب سے زیادہ تقابلی فقہ کی کوئی کتاب نظر آتی ہے۔ بہرحال اگر آں محترم کی نگاہ میں فقہاء کے اختلافات کو نقل کرنا اتنا ہی ناگزیر تھا تو پھر اس پر محاکمہ بھی فرمایا گیا ہوتا۔

محترم مودودی" صاحب کی عبارت میں ایک افسوسناک بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ فریق اول (کہ جس سے خود جناب مودودی" صاحب کا بھی تعلق تھا) کی صف میں چند صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین" کے نام بھی گنوائے گئے ہیں۔ جبکہ فریق ثانی کے موقف کو کمزور ثابت کرنے کی غرض سے ان کی صف میں ایک دو تابعین کا تذکرہ کرنا ہی ضروری سمجھا گیا ہے۔ اگر حق وانصاف کی نگاہ سے دیکھا جائے تو جناب مودودی" صاحب کا حضرت علی" اور امام شعبی" کو فریق اول کی صف میں شمار کرنا ہی خلاف واقعہ ہے۔۔۔ کیونکہ حضرت علی" کا موقف وہ نہیں تھا جو کہ جناب مودودی" صاحب کے فریق اول کا ہے، آں رضی اللہ عنہ کی قطعی رائے فریق ثانی کے حق میں ملتی ہے۔ جہاں تک امام شعبی" کا تعلق ہے تو اس ضمن میں حسب صراحت امام ابن حزم" (۴۵۶ھ) ان سے دو مختلف اقوال منقول ہیں، پس کسی ایک صف میں ان کو شمار کرنا بعید از انصاف ہے۔ جناب مودودی" صاحب کے اس دعویٰ کے بطلان پر ہم ذیل میں امام ترمذی" (۲۷۹ھ) کا یہ قول پیش کرتے ہیں:

"وهو قول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ منهم علي وعمار رضی اللہ عنہم وابن عباس وغير واحد من التابعين منهم الشعبي وعطاء" ومكحول قالوا: التيمم ضربة للوجه والكفين وبه يقول احمد واسحاق "وقال بعض اهل العلم منهم ابن عمر وجابر وابراهيم والحسن: التيمم ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين وبه يقول سفيان الثوري و مالك وابن المبارك والشافعي" (۲۹)

یعنی "یہ قول نبی ﷺ کے اصحاب میں سے متعدد اہل علم صحابیوں مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، اور تابعین میں سے متعدد تابعیوں مثلاً امام شعبی"، امام عطاء" اور امام مکحول" کا تھا۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ تیمم میں چہرہ اور پہنچوں تک مسح کے لئے صرف ایک بار مٹی پر ہاتھ مارنا کافی ہے۔ امام احمد بن حنبل" اور امام اسحاق" بھی اسی کے قائل ہیں۔ لیکن بعض اہل علم مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم" اور حسن بصری" کا قول ہے کہ ایک بار چہرہ پر مسح کے لئے ہاتھ مارنا ہے اور دوسری بار ہاتھوں کے کہنیوں تک مسح کے لئے ہاتھ مارنا ہے اور یہی بات سفیان ثوری"، امام مالک"، عبداللہ بن مبارک" اور امام شافعی" سے بھی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

منقول ہے"

یہاں واضح رہے کہ حسب تصریح امام ابن حزمؒ (۴۵۶ھ)........ جو لوگ تیمم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں کا (پہنچوں تک) مسح ضروری سمجھتے ہیں ان میں حضرت عروۃ بن الزبیرؒ، قتادہؒ، سعید بن المسیب داؤد ظاہریؒ اور جمیع محدثین رحمھم اللہ بھی شامل ہیں۔ اسی طرح چہرہ اور کہنیوں تک مسح کے لئے علیحدہ علیحدہ دو ضربوں کے قائلین میں ابن ابی لیلیٰؒ، حسن بن حیؒ اور ابو ثورؒ کا شمار بھی ہوتا ہے (۳۰)۔

تیمم کا طریقہ صحیح احادیث نبوی میں :

① : سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں :

"جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء فقال عمار بن یاسر ؓ لعمر بن الخطاب ؓ : اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت واما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت للنبیؐ فقال ﷺ کان یکفیک ھکذا -- فضرب النبی ﷺ بکفیه الارض ونفخ فیھما ثم مسح بھما وجھه وکفیه" (۳۱)

یعنی "ایک شخص حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے اور پانی نہیں ملا (تو کیا کروں؟) اس پر حضرت عمار بن یاسر ؓ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ سفر پر تھے (اور دونوں جنبی ہو گئے) تو آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں زمین میں لوٹ پوٹ گیا اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے بس اتنا ہی کرنا کافی تھا: اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور ان سے اپنے چہرہ اور پہنچوں کا مسح فرمایا"

② : ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ملتے ہیں :

"عن عمار بن یاسر ؓ قال بعثنی النبی ﷺ فی حاجة فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تتمرغ الدابة ثم اتیت النبی ﷺ فذکرت له ذلک فقال انما کان یکفیک ان تفعل بیدیک ھکذا ثم ضرب بیدیه الارض ضربة واحدہ ثم مسح الشمال علی الیمین و ظاھر کفیه ووجھه" (۳۲)

یعنی "حضرت عمار بن یاسر ؓ سے روایت ہے کہ مجھے نبی ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں اس طرح لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کہ جانور لوٹ پوٹ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہوتا ہے۔ جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ اور ہتھیلیوں کی پشت نیز چہرہ پر مسح فرمایا"

واضح رہے کہ مشہور اور جلیل القدر بدری صحابی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (۳۷ھ) کی متفق علیہ حدیث کی تخریج امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی "مسند" [۳۳] میں، امام بخاریؒ نے اپنی "الجامع الصحیح" [۳۴] میں، امام مسلمؒ نے اپنی "الصحیح" [۳۵] میں، امام ابو داودؒ نے اپنی "سنن" [۳۶] میں، امام نسائیؒ نے اپنی "سنن" [۳۷] میں، امام ابن ماجہؒ نے اپنی "سنن" [۳۸] میں، امام دار قطنیؒ نے اپنی "سنن" [۳۹] میں، امام بیہقیؒ نے "السنن الکبریٰ" [۴۰]، میں، امام ابن خزیمہؒ نے اپنی "صحیح" [۴۱] میں، اور امام ابو عوانہؒ [۴۲]، اور امام ابن حزمؒ [۴۳] وغیرہ نے بھی کی ہے۔

امام ابن قدامہؒ مقدسی (م ۶۲۰ھ) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث نقل کرنے کے بعد اس روایت میں "ضرب بیدیہ" کے لفظ "ید" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "چونکہ یہ حکم مطلق دونوں ہاتھوں پر معلق ہے لہٰذا اس میں ذراع (یعنی بازو) داخل نہیں ہیں۔ یہاں اس سے وہی عضو مراد ہے جو چوری کی سزا میں کاٹا جاتا ہے یا جس پر شرمگاہ چھونے کا اطلاق ہوتا ہے" [۴۴]

③ : سنن ابو داود میں ہے:

> "عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سألت النبی ﷺ عن التیمم فامرنی ضربة واحدة للوجه والکفین" [۴۵]
>
> یعنی "حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے تیمم کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے چہرے اور دونوں پہنچوں تک (ہتھیلیوں) کے لئے صرف ایک ضرب کا حکم فرمایا"

④ : ....

> "عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان یقول فی التیمم ضربة للوجه والکفین" [۴۶]
>
> یعنی "حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ تیمم میں چہرہ اور ہتھیلیوں کے لئے صرف ایک ضرب ہے"

⑤ : ....

> "عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزیؒ عن ابیہ عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ امرہ بالتیمم للوجہ والکفین وقال الترمذی ... رضی اللہ عنہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حدیث حسن صحیح" (۴۷)

یعنی "سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیؒ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں تیمم میں صرف چہرہ اور دونوں پہنچوں (تک مسح کا) حکم فرمایا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے"

امام اسحٰق بن ابراہیمؒ بھی فرماتے ہیں کہ "حدیث عمار رضی اللہ عنہ فی التیمم للوجه والکفین هو حدیث صحیح" (۴۸) یعنی چہرہ اور پہنچوں (تک مسح)، کی تیمم کے بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

⑥ : امام ابن تیمیہؒ (م ۶۵۲ھ) فرماتے ہیں :

"وفی لفظ انما کان یکفیک ان تضرب بکفیک فی التراب ثم تنفخ فیهما ثم تمسح بهما وجهک وکفیک الی الرسغین" (۴۹)

یعنی "ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ تمہیں پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر ان میں پھونک مار کر انہیں منہ اور ہاتھوں مع پہنچوں کے پھیر دینا ہی کافی تھا"

سید المحدثین امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ (م ۲۵۶ھ) نے اپنی "الجامع الصحیح" میں اس بارے میں قوی دلائل کے سبب بصیغہ جزم دو ابواب یوں قائم فرمائے ہیں :

(۱) "باب التیمم للوجه والکفین" (۵۰)

یعنی "تیمم چہرہ اور پہنچوں (ہتھیلیوں تک) کے لئے ہونے کا باب"

(۲) "باب التیمم ضربة" (۵۱)

یعنی "تیمم کے لئے صرف ایک ضرب ہونے کا باب"

اس بارے میں اور بھی متعدد صحیح روایات کتب حدیث میں وارد ہیں لیکن ہم بخوف طوالت صرف انہی چند احادیث کو پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

تیمم کے طریقہ میں اختلاف اور ان کے اسباب کا جائزہ :

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دو بار مٹی پر ہاتھ مارنا اور کہنیوں تک مسح کرنے کا حکم نہ قرآن کریم میں ہے اور نہ سنت رسول ﷺ میں، تو آخر اس بارے میں یہ اختلاف کیوں کر پیدا ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس اختلاف کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں :

1 : لفظ "ید" کی تحدید میں لغوی موشگافیاں کرنا۔

2 : صحیح سنت نبوی کی عدم معرفت اور بعض ضعیف احادیث پر تکیہ کرنا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

3 : صحیح سنت نبوی کی موجودگی میں بعض آثار صحابہ کو دلیل بنا لینا

4 : تیمم کو وضو پر قیاس کرنا۔

ذیل میں اختلاف کے ان تمام اسباب کا مفصل جائزہ پیش خدمت ہے :

(الف) لغوی موشگافیاں:

علامہ محمد بن احمد المعروف بابن رشد القرطبیؒ (م ۵۹۵ھ) فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے تیمم میں جن ہاتھوں کے مسح کا حکم فرمایا ہے ان کی حد کی تعیین میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس بارے میں چار اقوال پائے جاتے ہیں:

(۱) اس بارے میں حد واجب بعینہٖ وہی ہے جو کہ وضو میں ہے یعنی کہنیوں تک--- یہ مذہب مشہور ہے اور فقہاءِ امصار کا یہی قول ہے۔

(۲) صرف ہتھیلی (پہنچوں) تک مسح فرض ہے-- یہ قول اہل ظاہر اور محدثین کا ہے۔

(۳) کہنیوں تک مسح مستحب ہے اور ہتھیلیوں کا فرض--- یہ امام مالک کا قول ہے۔

(۴) کندھوں (۵۲) تک مسح فرض ہے--- یہ مذہب شاذ ہے اور امام زھریؒ و محمد بن مسلمہؒ سے مروی ہے۔

اس اختلاف کا سبب عربی زبان میں اسم "ید" کا مشترک ہونا ہے۔ اہل عرب کے کلام میں "ید" (یعنی ہاتھ) تین معانی پر بولا جاتا ہے:

(۱) فقط کف (ہتھیلی) کے لئے... اس کا یہ استعمال ظاہر و مشہور ہے۔

(۲) کف و ذراع (یعنی ہتھیلی اور بازو) کے لئے۔

(۳) کف، ساعد اور عضد (یعنی پنجہ سے شانہ تک) کے لئے"۔ (۵۳)

لیکن حق یہ ہے کہ قرآن میں اسم "ید" سے اللہ تعالیٰ کی مراد بازو کا صرف وہ حصہ ہے جو کہ چوری کی سزا کے طور پر کاٹا جاتا ہے (یعنی پنجہ) چنانچہ قرآن کریم ہی کے ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿ والسارق والسارقة فاقطعو ایدیهما ﴾ (۵۴) اگر اسم "ید" سے مراد کہنیوں تک ہاتھ لیا جائے تو چوری کی سزا پر بھی کہنیوں تک ہاتھ کاٹنا لازم ہوگا۔ حالانکہ کوئی بھی شخص سرقہ کی سزا پر کہنیوں تک ہاتھ کاٹنا درست نہیں سمجھتا۔ اگر بفرض محال "ید" سے کہنیوں تک ہاتھ مراد لیا جائے تو پھر آیت وضو میں ﴿ الی المرافق ﴾ کا وارد ہونا بے معنی قرار پاتا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) پس معلوم ہوا کہ اسم "ید" خواہ عربی میں مشترک ہو یا اہل عرب کے کلام میں مختلف معانی پر بولا جاتا ہو لیکن قرآن کی زبان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں اس سے مراد بازو کا صرف وہ حصہ ہے جو انگلی، ہتھیلی اور پہنچوں پر مشتمل ہوتا ہے، اردو زبان میں اسے پنجہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

حضرت عکرمہؒ روایت کرتے ہیں کہ مشہور صحابی رسول اور مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب تیمم کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"ان اللہ قال فی کتابہ حین ذکر الوضوء فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وقال فی التیمم فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ وقال والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما فکانت السنۃ فی القطع الکفین انما ھو الوجہ والکفین یعنی التیمم" (۵۵)

یعنی "بیشک اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے، "پس دھو لو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک"، لیکن تیمم کے بارے میں فرمایا: "پس مسح کرو اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے" مزید ایک مقام پر فرمایا: اور چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ پس جس طرح (چوری میں) ہتھیلیوں (یعنی پہنچوں) تک ہاتھ کاٹنا سنت ہے اسی طرح تیمم میں بھی چہرے اور پہنچوں تک مسح کرنا سنت ہے"

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے" (۵۶)

امام ابوبکر ابن العربیؒ (م ۵۴۳ھ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس اثر کے تحت فرماتے ہیں:

"ھذا ما لفظہ ھذہ اشارۃ حبر الامۃ و ترجمان القرآن وکان کلام المتقدمین من قبل اشارۃ وبسطہ ان اللہ حدد الوضوء الی المر فقین فوقفنا عند تحدیدہ واطلق القول فی الیدین فحملت علی ظاھر مطلق اسم الید و ھو الکفان کما فعلنا فی السرقۃ فھذا اخذ للظاھر لا قیاس للعبادہ علی العقوبۃ" (۵۷)

امام ابی محمد عبداللہ بن احمد بن محمد قدامہؒ المقدسی (م ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

"ہاتھوں پر مسح اس مقام تک کرنا واجب ہے جہاں سے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ امام احمدؒ سے جب تیمم کے متعلق سوال کیا گیا تو امام احمدؒ نے صرف پہنچوں تک بتایا اور اس سے آگے تجاوز نہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما﴾ (۵:۳۸) اور پوچھا کہ چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹا جاتا ہے؟ کیا یہاں سے نہیں کاٹا جاتا؟ اور پہنچوں تک اشارہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے... ابن عقیلؒ کا قول ہے: ہاتھ کاٹنے کی جگہ تک ہی مسح کیا جائے اور بیان کیا: و نص علیہ احمد لان الرسغین فی التیمم کالمرفقین فی الوضوء یعنی تیمم میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پہنچوں کا حکم وہی ہے جو کہ کہنیوں کا وضوء میں ہے" (۵۸)

اور علامہ ابی الطیب السندی "شرح الترمذی" میں فرماتے ہیں:

"الطریقة فی الدین قطع الکفین للسرقة یعنی بسبب اطلاق الید فی آیة السرقة فکذا التیمم یکفی فیه مسح الوجه والکفین لاطلاق الید فی التیمم و مطلق الید الکفان بدلیل آیة السرقة" (۵۹)

جہاں تک لغوی موشگافیوں کا تعلق ہے تو اس بارے میں خود علامہ ابن رشدؒ (م ۵۹۵ھ) فرماتے ہیں:

"پس اگر اسم "ید" مشترک بھی ہو تو حقیقتاً یہ "کف" ہی ہے اور جو کچھ اس سے اوپر ہے وہ مجازاً "ید" کہلاتا ہے" (۶۰)

اسی طرح ابن قدامہ المقدسیؒ فرماتے ہیں:

"ہم نہیں جانتے کہ لغت میں "کفین" کو "ذراعین" سے عبارت بتایا جاتا ہو" (۶۱)

پس معلوم ہوا کہ یہ تمام لغوی موشگافیاں ناقابل التفات ہیں......... واللہ اعلم بالصواب

(ب) احادیث نبوی ﷺ:

اس بارے میں عموماً جن احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے ان کا سند و متن کے اعتبار☆ سے یہ مقام نہیں کہ انہیں قابل حجت سمجھا جائے۔ محدثین نے ان پر تنقید کرتے ہوئے واضح کردیا ہے کہ ان سے گریز ہی بہتر ہے۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ان احادیث کے بارے میں مجتہد ائمہ محدثین کی آراء ذکر کی جاتی ہیں۔ ☆ امام ابن قدامہؒ مقدسی (م ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

"(دو ضربوں اور کہنیوں تک مسح کی) سب حدیثیں ضعیف ہیں۔ خلال کا قول ہے کہ اس بارے میں تمام احادیث انتہائی ضعیف ہیں۔ ان میں سے ابن عمر کی حدیث کے سوا کسی بھی حدیث کو اصحاب السنن میں سے کسی بھی امام نے روایت نہیں کیا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہے" (۶۲)

☆ فاضل محقق نے یہاں ایسی تمام احادیث کو نقل کیا ہے جن سے اس بارے میں استدلال کیا جاتا ہے اور بعد میں تفصیل کے ساتھ ہر حدیث کی علت اور سند میں پائی جانے والی کمزوریاں بھی ذکر کی تھیں۔ لیکن اختصار کے پیش نظر انہیں یہاں نقل نہیں کیا جارہا بلکہ صرف ائمہ کی ان کے بارے میں اجمالی رائے اور تجزیہ شامل اشاعت ہے۔ آئندہ کسی شمارے میں انہیں بھی مع تحقیق مستقل مقالہ کی صورت میں شائع کردیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان روایات کے متعلق ائمہ فن کی آراء:

امام ابن حجرؒ عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

"تیمم کی صفت کے بارے میں جو احادیث وارد ہیں ان میں سوائے ابن جہیم اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کوئی دوسری حدیث صحیح نہیں ہے۔ جو احادیث بھی ان دونوں حضرات کی حدیثوں کے خلاف وارد ہیں یا تو وہ ضعیف ہیں یا ان کے مرفوع و موقوف ہونے میں اختلاف ہے بلکہ ان کا عدم رفع ہی راجح ہے۔ ابن جہیم کی حدیث میں مجملاً "یدین" کا ذکر ہے اور عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث جو صحیحین میں ہے، میں "الکفین" کا تذکرہ ہے اور جو روایات سنن میں ہیں ان میں "المرفقین" کا ذکر ہے۔ ایک روایت میں "نصف ذراع" (یعنی آدھا بازو) اور ایک میں "الی الاباط" بھی مذکور ہے۔ لیکن المرفقین اور نصف ذراع والی روایات میں ضعف ہے اور "الی الاباط" والی روایت کا حکم بقول امام شافعیؒ وغیرہ بعد میں منسوخ ہوگیا تھا۔ صرف چہرہ اور پہنچوں تک مسح پر اقتصار کرنے والی صحیحین کی روایت کو جو چیز مزید تقویت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بعد اسی بات کا فتویٰ (۶۳) دیا کرتے تھے۔ اور راوی حدیث اپنی حدیث کا مطلب دوسروں سے بہتر طور پر سمجھتا ہے بالخصوص جب کہ وہ صحابی مجتہد بھی ہو" (۶۴)

امام شوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

"احادیث الضربتین لا تخلو جمیع طرقها من مقال ولو صحت لکان الاخذبها متعینا لما فیها من الزیادة فالحق الوقوف علی ما ثبت فی الصحیحین من حدیث عمار رضی اللہ عنہ من الاقتصار علی ضربة حتی تصح ذلک المقدار" (۶۵)

صاحب السعایة، علامہ ابوالحسنات عبدالحئی لکھنویؒ حنفی (م ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:

"روایات المرفقین والمنکبین مرجوحة ضعیفة بالنسبة الی غیرها فسقط الاعتبار بها و روایات الاباط قصتها مقدمة علی قصة روایات الکفین فلا تعارضها فبقیت روایات الکفین سالمة عن القدح والمعارضة" (۶۶)

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ (م ۱۳۵۳ھ) اس باب میں وارد متعدد ضعیف روایات پر نقد و بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"و في الباب احاديث اخرى غير هذه الاحاديث المذكورة وكلها ضعيفة" (٦٧)

آں رحمۃ اللہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"احاديث الضربتين و المرفقين ضعيفة او مختلفة في الرفع والوقف و الراجح هوالوقف ولم يصح من احاديث الباب سوى حديثين احدهما حديث ابي جهيم بذكر اليدين مجملا و ثانيهما حديث عمار رضی اللہ عنہ بذكر ضربة واحدة والكفين وهما حديثان صحيحان متفق عليهما..........الخ" (٦٨)

لیکن افسوس کہ شاہ عبدالحق دہلوی (م ١٠٥٢ھ) نے "اللمعات" میں، شاہ ولی اللہ دہلوی نے "المسوی شرح الموطا" میں بعض ایسے عقلی دلائل پیش کئے ہیں جو نہ یہ کہ اصول فن سے بالکل ہٹ کر ہیں بلکہ انتہائی مضحکہ خیز بھی ہیں۔ شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے ان پیش کردہ تمام دلائل پر خوب عالمانہ اور لائق مراجعت (٦٩) گرفت فرمائی ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پس معلوم ہوا کہ اس بارے میں وارد روایات باتفاق محدثین رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں لہٰذا ان سے حجت پکڑنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب

(ج) آثار صحابہ رضی اللہ عنہم:

بعض لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کے اقوال یا افعال سے بھی استدلال کرتے ہیں کیونکہ مشہور ہے کہ حضرت عمر کی رائے یہ تھی کہ "تیمم میں دو مرتبہ ہاتھ مارا جاتا ہے ایک مرتبہ چہرے کے لئے اور دوسری مرتبہ ہاتھوں اور کہنیوں کے لئے" (٧٠)... لیکن یہ استدلال بھی درست نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی ثابت ہے کہ "جنبی تیمم نہ کرے خواہ وہ مہینہ بھر پانی نہ پائے" (٧١).. بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ "جنبی کو اگر مہینہ بھر پانی نہ ملے تو وہ نماز ہی نہ پڑھے"۔ چنانچہ آں رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: "ان لم اجد الماء شهرا لا اصلي" (٧٢) یعنی "اگر مجھے ایک ماہ تک بھی پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں گا" بعض دوسری روایات میں آپ کے یہ الفاظ بھی ملتے ہیں: "لايصلي حتى يجد الماء" (٧٣)، "لايتيمم وان كان لم يجد شهرا" اور "لو اجنبت ولم اجد الماء شهرا ما صليت" (٧٤)... پس اگر ان حضرات کا وہ قول قبول کیا جاتا ہے تو انہی حضرات کا یہ قول قبول کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

پھر اس مسئلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مجتہدانہ شاذ رائے کی مخالفت بھی بعض دوسرے ذی علم صحابہ مثلاً حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابن مسعود، حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابن عباس وغیرھم رضی اللہ عنھم نے کی ہے چنانچہ بطریق عطاء بن السائب عن ابی البختری عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ "تیمم میں ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب پہنچوں تک ہاتھوں کے لئے ہے" (۷۵) اسی طرح بطریق احمد بن حنبلؒ عن مسکین بن بکیر عن اوزاعی عن عطاءؒ روایت ہے کہ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ "تیمم ہتھیلیوں اور چہرے کے لئے ہے" (۷۶)

امام ابن حزمؒ (م۴۵۶ھ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تیمم کے متعلق رائے یہ تھی کہ اس کے لئے دو دفعہ ہاتھ مارنا ضروری ہے۔ ایک دفعہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر پہنچوں تک ہتھیلیوں کو مل لیا جائے، کہنیوں تک مسح کی ضرورت نہیں ہے، پھر دوسری دفعہ ہاتھ مارکر ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیر لیا جائے" (۷۷) ......اور بطریق محمد بن ابی عدی عن شعبۃ عن حصین بن عبدالرحمٰن عن ابی مالک روایت ہے کہ "انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تیمم اس طرح ہوتا ہے اور چہرہ اور ہاتھوں کے لئے صرف ایک ہی ضرب لگائی" (۷۸)

امام ابن حزمؒ (م۴۵۶ھ) فرماتے ہیں کہ: "حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا اور موجود صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی" (۷۹)

اس سلسلہ میں صاحب السعایۃ، علامہ ابوالحسنات عبدالحئی حنفیؒ (م۱۳۰۴ھ) نے نہایت منصفانہ بات فرمائی ہے، فرماتے ہیں کہ

> "آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف رجوع کرنا تو اس وقت مفید ہو سکتا تھا جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اس معاملہ میں اتفاق رائے پایا جاتا ہو جو کہ یہاں نہیں ہے۔ الخ" (۸۰)

خلاصہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال سے استدلال بھی ساقط قرار پایا۔

(د) قیاس:

بعض لوگ یہ عقلی دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ تیمم چونکہ وضو کا بدل ہے لہٰذا جب وضو میں چہرہ اور ہاتھوں کے لئے الگ الگ پانی لیا جاتا ہے تو تیمم میں بھی الگ الگ ضربیں اسی طرح واجب ہوئیں۔

علامہ ابن رشدؒ (م۵۹۵ھ) فرماتے ہیں:

"تیمم میں کتنی بار پاک مٹی پر ہاتھ مارا جائے اس بارے میں بھی علماء کا اختلاف

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک بار اور بعض دو بار ہاتھ مارنا بتاتے ہیں۔ جو دو بار ہاتھ مارنے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک بار منہ پر مسح کے لئے اور دوسری بار ہاتھوں پر مسح کے لئے۔ یہ جمہور یعنی امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے" (۸۱)

اسی طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ وضو میں کہنیوں تک ہاتھ دھونا فرض ہے لہٰذا تیمم میں بھی کہنیوں تک مسح ہونا چاہیے اس بارے میں علامہ ابن رشدؒ (م ۵۹۵ھ) فرماتے ہیں:

"جمہور فقہاء یعنی امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ تیمم کو وضو پر قیاس کرتے ہوئے حضرت عمار ﷜ کی ثابت حدیث پر دوسری احادیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اسم "ید" کا اطلاق کف اور ساعد دونوں پر یکساں کرتے ہیں۔ الخ" (۸۲)

لیکن یہ عقلی استدلال بھی درست نہیں ہے کیونکہ جو لوگ یہ تمام دلیلیں پیش کرتے ہیں خود ان کے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ بدل لازماً بدل منہ کی صفت کے مطابق ہی ہو؟ اگر بفرض محال ان کے قول کو درست مان بھی لیا جائے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ وضوء میں تو سر کا مسح اور پاؤں کا دھونا بھی فرض ہے، پھر تیمم میں ان چیزوں کو کیوں ساقط کیا گیا؟ اسی طرح غسل جنابت کیلئے تمام جسم کو دھونا فرض ہے لیکن تیمم میں جسم کے دوسرے تمام اعضاء کو کیوں ساقط کردیا گیا؟ لامحالہ یہی جواب دینا ہوگا کہ بدل کا بدل منہ کی صفات کے عین مطابق ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس یہ عقلی استدلال خود بخود ناقابل اعتبار قرار پایا۔

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اللہ عزوجل نے جس طرح تیمم کے بیان میں سر اور پیروں سے سکوت فرمایا ہے اسی طرح کہنیوں سے بھی سکوت فرمایا ہے، پس جب سر اور پیروں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سکوت کو تیمم میں ان اعضاء کے ساقط ماننے کی دلیل سمجھا جاتا ہے تو آخر کیوں کہنیوں کے متعلق بھی اللہ عزوجل کے سکوت کو ان کے سقوط کی دلیل نہیں مانا جاتا؟

امام ابن حجرؒ عسقلانی (م ۸۵۲ھ) اس طرح کے قیاسی استدلال پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اور جو کہنیوں تک مسح کو تیمم میں اس لئے شرط سمجھتے ہیں کہ وضوء میں کہنیوں تک ہاتھ دھونا شرط ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نص صریح کے مقابلہ میں قیاس محض ہے، پس فاسد الاعتبار ہے۔ پھر یہ قیاس خود ایک دوسرے قیاس کے خلاف بھی ہے یعنی آیت سرقہ کے اطلاق پر قیاس کرتے ہوئے کہنیوں تک مسح شرط نہ سمجھنا (پس جب دو قیاس باہم متعارض ہوں تو ان میں سے کسی قیاس کو درست سمجھا جاسکتا ہے؟) اور حق تو یہ کہ جب نص موجود ہے تو ان قیاس آرائیوں کی سرے سے کوئی ضرورت ہی نہیں ہے" (۸۳)

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قرار پائے۔

"تیمم میں ایک ضرب اور پہنچوں تک مسح"۔۔ائمہ امت و مشاہیر کی نظر میں:

اس ضمن میں تمام ائمہ امت اور مشاہیر علمائے اسلام کے اقوال کا یہاں نقل کرنا تو ممکن نہیں، لیکن پھر بھی تسکین الصدور کی خاطران میں سے بعض مشاہیر کے اقوال ذیل میں پیش خدمت ہیں:

امام ابو سلیمان الخطابیؒ (م۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

"ذهب جماعة من اهل العلم الى ان التيمم ضربة واحدة للوجه والكفين وهو قول عطاءؒ بن ابى رباح و مكحول وبه قال الاوزاعى واحمد بن حنبلؒ و اسحق وعامة اصحاب الحديث و هذا المذهب اصح فى الرواية" (۸۴)

یعنی "اہل علم حضرات کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تیمم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لئے فقط ایک بار ہاتھ مارنا ہے۔ یہ قول عطاءؒ بن ابی رباح، مکحولؒ، اوزاعیؒ، امام احمد، امام اسحٰقؒ اور عام محدثین رحمہم اللہ کا ہے اور روایۃ یہی مذہب زیادہ صحیح ہے"

امام ابن قدامہؒ مقدسی (م۶۲۰ھ) "التيمم ضربة واحدة" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

"امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مسنون یہ ہے کہ تیمم میں صرف ایک بار ہاتھ مارنا ہے، پس اگر دو بار ہاتھ مار کر تیمم کیا جائے تو بھی جائز ہے، قاضیؒ فرماتے ہیں: ایک ضرب سے حصول اجزاء ہو جاتا ہے لیکن کمال دو ضربوں سے حاصل ہوتا ہے لیکن منصوص وہی چیز ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ امام اثرمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہؒ سے پوچھا کہ کیا تیمم میں صرف ایک ہی ضرب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، ایک ہی ضرب ہے چہرے اور پہنچوں کے لئے الخ" (۸۵)

امام ابن تیمیہؒ (م۶۵۲ھ) نے "منتقى الاخبار" میں "باب صفة التيمم" (۸۶) میں صرف ایک ہی ضرب اور پہنچوں تک ہاتھوں کے مسح کی احادیث کو نقل کر کے گویا اس موقف کی تائید فرمائی ہے۔

امام ابن قیمؒ (م۷۵۲ھ) فرماتے ہیں:

"كان ﷺ يتيمم بضربة واحدة للوجه والكفين ولم يصح عنه انه تيمم بضربتين ولا الى المرفقين" (۸۷)

یعنی "رسول اللہ ﷺ چہرے اور ہتھیلیوں کے لئے فقط ایک ضرب سے تیمم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فرماتے تھے۔ آپ ﷺ سے تیمم میں دو بار ہاتھ مارنا یا کہنیوں تک مسح کرنا ثابت نہیں ہے"

امام ابن حجرؒ عسقلانی (م ۸۵۲ھ) صحیح البخاری کے "باب التیمم ضربة" کے تحت حدیث سے فائدہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفيه الاكتفاء بضربة واحدة في التيمم و نقله ابن المنذر عن جمهور العلماء واختاره" (۸۸)

یعنی "اس حدیث میں صرف ایک ضرب کا تیمم میں کافی ہونا بیان ہوا ہے۔ ابن المنذرؒ نے جمہور علماء سے اس کا اختیار کرنا نقل کیا ہے"

آں رحمہ اللہ ہی تیمم کے بارے میں وارد ایک حدیث کے ٹکڑے "يكفيك الوجه والكفان" سے فائدہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس لفظ سے مستفاد ہوتا ہے کہ ہتھیلیوں سے جو کچھ زائد ہے اس کا مسح کرنا فرض نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحقؒ، امام ابن جریرؒ، امام ابن المنذرؒ اور امام ابن خزیمہؒ اسی طرف گئے ہیں۔ ابن الجہمؒ وغیرہ نے امام مالکؒ سے اور امام خطابیؒ نے اصحاب الحدیث (محدثین) سے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے۔ امام نوویؒ "شرح المہذب" میں فرماتے ہیں کہ امام ابو ثورؒ وغیرہ نے امام شافعیؒ سے اپنے قدیم مسلک کے مطابق روایت کی ہے لیکن ماورديؒ وغیرہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: لیکن یہ انکار مردود ہے کیونکہ ابو ثورؒ امام ثقہ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اگر یہ قول مرجوح ہو تو بھی دلیل میں قوی ہے" (۸۹)

امام شوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) امام ترمذیؒ کی روایت کے تحت رقمطراز ہیں:

"والحديث يدل على ان التيمم ضربة واحدة للوجه والكفين وقد ذهب الى ذلك عطاءؒ و مكحول والاوزاعي و احمدبن حنبلؒ و اسحق والصادق والامامية قال في الفتح و نقله ابن المنذر عن جمهور العلماء واختاره وهو قول عامة اهل الحديث" (۹۰)

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تیمم میں چہرے اور پہنچوں کے لئے صرف ایک ضرب ہے۔ عطاءؒ، مکحولؒ، اوزاعیؒ، احمد بن حنبلؒ، اسحاقؒ، جعفر صادقؒ حتی کہ شیعوں کے امامیہ فرقے سے تعلق رکھنے والے علماء بھی اسی طرف گئے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے "فتح الباری" میں ابن المنذرؒ سے جمہور علماء کا اسے اختیار کرنا نقل کیا ہے اور یہی قول عام محدثین کا بھی ہے"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور مشہور عرب عالم شیخ عبدالعزیز لمحمد السلمان (مدرس معہد امام الدعوۃ بالریاض) فرماتے ہیں:

"سوال نمبر۹۲: ماصفة التیمم: ج: صفته: ان ینوی ثم یسمی و یضرب الصعید بیدیه ثم یمسح بھما وجھه وکفیه، لماورد عن عماربن یاسر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: "فی التیمم ضربة للوجه والیدین" رواہ احمد و ابوداود۔ وفی لفظ "ان النبی ﷺ امرہ بالتیمم للوجه والکفین" رواہ الترمذی و صححه" (۹۱)

حاصل کلام:

تیمم خواہ کسی بھی مقصد کے لئے ہو (یعنی وضو یا جنابت یا حیض یا نفاس یا کسی اور فرض غسل کے لئے) ہر طرح کے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اول تیمم کی نیت کی جائے پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پاک مٹی پر مارا جائے، اگر ان میں مٹی یا غبار زیادہ لگ گیا ہو تو ان پر پھونک مار دی جائے، پھر ان ہتھیلیوں سے چہرہ اور ہتھیلیوں کے باہری حصہ (یا ہتھیلیوں کی پشت) پر پہنچوں تک ایک بار مسح کر لیا جائے، انگلیوں کے خلال کرنے یا پہنے ہوئے چھلے کو اتارنے یا اسے ہلانے یا یہ سمجھنے کہ مسح کرنے میں چہرے یا ہاتھ میں اگر بال یا ناخن برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم درست نہ ہوگا یا اور دوسرے تمام افعال تیمم، کہ جن کی ترتیب و کیفیت تقسیم شدہ ہینڈبل میں مذکور ہے، کا قرآن و سنت میں قطعاً کوئی وجود نہیں ہے، نہ کبھی رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا، نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ان امور کی تعلیم دی اور نہ ہی ان چیزوں کو پسند فرمایا۔ یہاں پر یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ نبی اکرم ﷺ انگشتری پہنا کرتے تھے لیکن تیمم کے بارے میں جتنی بھی احادیث ملتی ہیں ان میں سے کسی میں بھی یہ ذکر موجود نہیں ہے کہ آپ ؐ نے اپنی ختم مبارک کو اتارا یا ہلایا ہو، جبکہ بیت الخلاء جاتے ہوئے اس کا اتارنا صحیح طور پر ثابت ہے۔ اسی طرح انگلیوں میں خلال کرنا بھی کسی صحیح حدیث میں مروی نہیں ہے۔ امام ابن قیم ؒ (م ۷۵۲ھ) تیمم کی مزعومہ ترکیب پر تعقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "واما ماذکر فی صفة التیمم من وضع بطون اصابع یدہ الیسری علی ظھور الیمنی ثم امرارھا الی المرفق ثم ادارۃ بطن کفه علی بطن الذراع و اقامة ابھامه الیسری کالموذن الی ان یصل الی ابھامه الیمنی فیطبقھا علیھا: فھذا مما یعلم قطعا ان النبی ﷺ لم یفعله ولا علمه احدا من اصحابه ولا امر به ولا استحسنه وھذا ھدیه الیه التحاکم" (۹۲)

اسی طرح امام ابن قدامہ ؒ (م ۶۲۰ھ) اور امام ابن قیم ؒ (م ۷۵۲ھ) وغیرھما امام احمد بن حنبل سے ناقل ہیں: "من قال ان التیمم الی المرفقین فانما ھو شئی زادہ من عندہ" (۹۳) یعنی "جو کہتا ہے کہ تیمم کہنیوں تک ہے تو یہ چیز اس نے اپنی طرف سے بڑھالیا ہے"۔۔۔۔ بلاشبہ ان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

افعال کا از خود اضافہ کرنا تشریع (شریعت سازی) کے حکم میں آتا ہے جو کہ دین میں ایک بڑی جسارت ہے، پس یہ چیزیں جس دینی کتاب میں بھی درج ہوں، اس لائق ہیں کہ انہیں جرات کے ساتھ ان کتب کے صفحات سے کھرچ پھینکا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قرآن و سنت کے احکام کو سمجھنے اور ان کی کامل اتباع کی توفیق بخشے اور ابتداع کی راہوں پر چلنے سے محفوظ و مامون رکھے، آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ وعلی الہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

☆ ــــــــــ حواشی:

(۱) نماز و ادعیہ مرتبہ ایم ایس چوہدری قادری ص۸۹/ طبع فیصل آباد ۱۹۸۲ء ـــ (۲) النساء: ۴۳ ـــ (۳) ترجمہ از تفہیم القرآن للمودودی": ج۱ ص۳۵۵ ـــ (۴) المائدۃ: ۶ ـــ (۵) ترجمہ از تفہیم القرآن: ج۱ ص۴۴۸-۴۴۹ ـــ (۶) القرآن الحکیم مع ترجمہ شاہ عبدالقادر" ص۱۳۸ ـــ (۷) نفس مصدر ص۱۷۶ ـــ (۸) القرآن الحکیم مع ترجمہ محمود الحسن" صاحب، ص۱۴۶-۱۴۷ ـــ (۹) نفس مصدر ص۱۸۷-۱۸۹ ـــ (۱۰) القرآن الحکیم مع ترجمہ عبدالماجد دریابادی" ص۱۹۳ ـــ (۱۱) نفس مصدر: ص۲۴۰ ـــ (۱۲) قرآن مع ترجمہ و تفسیر اختصار شدہ بیان القرآن: ص۷۶ ـــ (۱۳) نفس مصدر: ص۹۷ ـــ (۱۴) معارف القرآن: ج۲ ص۴۲۱ ـــ (۱۵) نفس مصدر: ج۳ ص۴۳ ـــ (۱۶) احسن التفاسیر: ج۱ ص۳۲۴ ـــ (۱۷) نفس مصدر: ج۲ ص۳۲-۳۳ ـــ

ـــ 18 Explanatory English translation of "Holy Quran"p.107,Chapter,V, 19 Ibid.P.48.Chapter.IV. verse:43. Verse:6,Turkey ـــ (۲۰) القرآن الحکیم مع ترجمہ احمد رضا خاں: ص۱۳۶ ـــ (۲۱) نفس مصدر: ص۱۷۳ ـــ (۲۲) القرآن الحکیم مع ترجمہ شاہ عبدالقادر": ص۱۳۸ ـــ (۲۳) القرآن الحکیم مع تفسیر شبیراحمد عثمانی": ص۱۴۸ ـــ (۲۴) القرآن الحکیم مع تفسیر عبدالماجد دریابادی": ص۱۹۳ ـــ (۲۵) معارف القرآن: ج۲ ص۴۲۲ ـــ (۲۶) نفس مصدر: ج۳ ص۴۷ ـــ (۲۷) القرآن الحکیم مع تفسیر مراد آبادی": ص۱۳۶ ـــ (۲۸) تفہیم القرآن للمودودی": ج۱ ص۳۵۶ ـــ (۲۹) جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ج۱ ص۱۳۳ ـــ (۳۰) المحلی لابن حزم مترجم غلام احمد حریری": ج۲ ص۴۶ ـــ (۳۱) صحیح البخاری مع فتح الباری: ج۱ ص۴۴۳ ـــ (۳۲) نفس مصدر و صحیح المسلم ـــ (۳۳) ج۴ ص۲۶۵، ۳۲۰ ـــ (۳۴) مع فتح الباری: ج۱ ص۴۵۶ ـــ (۳۴) بشرح النووی: ج۴ ص۶۲ ـــ (۳۵) مع عون: ج۱ ص۱۲۷ ـــ (۳۷) ج۱ ص۱۶۹-۱۷۰ ـــ (۳۸) ص ۵۶۹ ـــ (۳۹) ج۱ ص۱۸۳، ۳۰-۳۱ ـــ (۴۰) ج۱ ص۲۰۹ ـــ (۴۱) ۲۶۶، ۲۶۸ ـــ (۴۲) ج۱ ص۳۰۶ ـــ (۴۳) المحلی: ج۲ ص۱۵۵ ـــ (۴۴) المغنی لابن قدامہ": ج۱ ص۲۴۵ ـــ (۴۵) سنن ابی داؤد" مع عون المعبود: ج۱ ص۱۲۸ ـــ (۴۶) مسند احمد، ج۴ ص۲۶۳، المنتقی لابن جارود: ص۶۷ ـــ (۴۷) جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ج۱ ص۱۳۳ ـــ (۴۸) نفس مصدر: ج۱ ص۱۳۶ ـــ (۴۹) منتقی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لاخبار لابن تیمیہ" (مترجم) : ج ۱ ص ۲۱۷، بحوالہ دارقطنی —— (۵۰) صحیح البخاری مع فتح الباری : ج ۱ ص ۴۴۴ —— (۵۱) نفس مصدر : ج ۱ ص ۴۵۵ —— (۵۲) ہم بخوف طوالت یہاں ان چیزوں پر بحث سے صرف نظر کرتے ہیں۔ —— (۵۳) بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد لابن رشد" : ج ۱ ص ۶۸-۶۹ —— (۵۴) المائدۃ : ۳۸ —— (۵۵) جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی : ج ۱ ص ۱۳۶ —— (۵۶) نفس مصدر : ج ۱ ص ۱۳۶ —— (۵۷) تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری : ج ۱ ص ۱۳۶، بحوالہ عارضۃ الاحوذی —— (۵۸) المغنی لابن قدامہ" : ج ۱ ص ۲۴۵، ۲۵۵، ملخصاً —— (۵۹) تحفۃ الاحوذی : ج ۱ ص ۱۳۶، بحوالہ شرح الترمذی لابی الطیب السندی —— (۶۰) بدایۃ المجتہد لابن رشد : ج ۱ ص ۶۹ —— (۶۱) المغنی لابن قدامہ" : ج ۱ ص ۲۴۶ —— (۶۲) المغنی لابن قدامہ" : ج ۱ ص ۲۴۵ —— (۶۳) جیساکہ امام ترمذی" وغیرہ نے روایت کیا ہے :

والدلیل علی ذلک ما افتی بہ عمار رضی اللہ عنہ بعد النبی ﷺ فی التیمم انہ قال الوجہ والکفین ففی ھذا دلالۃ علی انہ انتھی الی ماعلمہ النبی ﷺ " (جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی : ج ۱ ص ۱۳۶)

—— (۶۴) فتح الباری لابن حجر" : ج ۱ ص ۴۴۴-۴۴۵ —— (۶۵) کمافی تحفۃ الاحوذی : ج ۱ ص ۱۳۴ —— (۶۶) نفس مصدر : ج ۱ ص ۱۳۵ —— (۶۷) نفس مصدر : ج ۱ ص ۱۳۴ —— (۶۸) نفس مصدر ج ۱ ص ۱۳۵ —— (۶۹) نفس مصدر : ج ۱ ص ۱۳۴-۱۳۵ —— (۷۰) المحلی لابن حزم" : ج ۲ ص ۱۴۸ —— (۷۱) طرح التثریب : ج ۲ ص ۱۰۳، المحلی لابن حزم" : ج ۲ ص ۱۴۴، ج ۷ ص ۴۹۱، نیل الاوطار للشوکانی" : ج ۱ ص ۲۷۹، المغنی لابن قدامہ" : ج ۷ ۱۵۷، المجموع : ج ۲ ص ۲۲۶، مصنف ابن ابی شیبہ : ج ۱ ص ۲۵ —— (۷۲) فتح الباری لابن حجر" : ج ۱ ص ۴۵۵ —— (۷۳) صحیح البخاری مع فتح الباری : ج ۱ ص ۴۵۵ —— (۷۴) مصنف ابن ابی شیبہ : ج ۱ ص ۲۵، مصنف عبدالرزاق : ج ۱ ص ۲۴۲، المحلی لابن حزم" : ج ۲ ص ۱۴۴، مجمع الزوائد للہیثمی : ج ۱ ص ۲۶۰، بحوالہ معجم الکبیر للطبرانی —— (۷۵) المحلی لابن حزم مترجم : ج ۲ ص ۵۰ —— (۷۶) نفس مصدر : ج ۲ ص ۵۰ —— (۷۷) نفس مصدر (غیرمترجم) : ج ۱ ص ۱۵۶ —— (۷۸) نفس مصدر (مترجم) : ج ۲ ص ۵۰ —— (۷۹) نفس مصدر : ج ۲ ص ۵۰ —— (۸۰) کمافی تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری : ج ۱ ص ۱۳۵ —— (۸۱) بدایۃ المجتہد لابن رشد" : ج ۱ ص ۷۰ —— (۸۲) نفس مصدر : ج ۱ ص ۶۹ —— (۸۳) فتح الباری لابن حجر" : ج ۱ ص ۴۴۶ —— (۸۴) عون المعبود : ج ۱ ص ۱۲۸، بحوالہ المعالم السنن —— (۸۵) المغنی لابن قدامہ" : ج ۱ ص ۲۴۴ —— (۸۶) منتقی الاخبار لابن تیمیہ" مترجم : ج ۱ ص ۲۱۷ —— (۸۷) زادالمعاد فی ھدی خیرالعباد لابن قیم" : ج ۱ ص ۱۰۳ —— (۸۸) فتح الباری لابن حجر" : ج ۱ ص ۴۵۶-۴۵۷ —— (۸۹) نفس مصدر : ج ۱ ص ۴۴۵ —— (۹۰) نیل الاوطار للشوکانی" : ج ۱ ص ۳۳-۳۳۴ —— (۹۱) الاسئلۃ والاجوبۃ الفقھیۃ المقرونۃ بالادلۃ الشرعیۃ للشیخ عبدالعزیز" : ج ۱ ص ۴۶ —— (۹۲) زادالمعاد فی ھدی خیرالعباد لابن قیم" : ج ۱ ص ۱۰۳ —— (۹۳) المغنی لابن قدامہ" : ج ۱ ص ۲۴۴، زادالمعاد لابن قیم" : ج ۱ ص ۱۰۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ